سوال

(303) کیا پشت اور پنڈلیوں کے بالوں کو صاف کرنا جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مرد کےلئے یہ جائز ہے کہ وہ بغل اور زیرناف کے ساتھ ساتھ جسم کے باقی حصوں مثلاکمر، پنڈلیوں اور رانوں سے بھی بالوں کو صاف کردے جب کہ اس کا مقصود عورتوں اور اہل کتاب کافروں وغیرہ کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا نہ ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ بالا بالوں کو صاف کرنا جائز ہے کیونکہ ان کی صفائی سے جسم کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا بشرطیکہ عورتوں یا کافروں سے مشابہت مقصود نہ ہو کیونکہ اصل، اباحت (جواز) ہے اور کسی مسلمان کےلئے یہ جائز نہیں کہ وہ دلیل کے بغیر کسی چیز کو حرام قرار دے اور مذکورہ بالوں کے صاف کرنے کی کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے لہذا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا سکوت اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ مونچھیں کترا دیں، ناخن تراش دیں، بغلوں کے بالوں کو اکھیڑ دیں اور زیر ناف بال مونڈ دیں۔ مردوں کےلئے آپؐ نے سر منڈانا بھی جائز قرار دیا ہے جب کہ آپؐ نے بال اکھاڑنے والی اور بال اکھڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے اور مردوں کو آپؐ نے داڑھی رکھنے اور اسے بڑھانے کا حکم دیا ہے اور ان کے سوا دیگر بالوں سے سکوت فرمایا ہے اور جس سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ سکوت فرمائیں وہ قابل معافی ہے اور اسے حرام قرار دینا جائز نہیں ہے کیونکہ ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تحقیق اللہ تعالی نے کچھ فرائض مقرر فرمائے ہیں، انہیں ضائع نہ کرو۔ کچھ حدود کا تعین فرمایا ہے، ان سے تجاوز نہ کرو، کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، ان کا ارتکاب نہ کرو اور تم پر رحمت کے پیش نظر، نہ کہ بھولنے کی وجہ سے کچھ چیزوں سے سکوت فرمایا ہے، تم ان کے بارے میں بحث نہ کرو'' (دار قطنی وغیرہ) یہ بات امام نووی رحمة اللہ علیہ نے بیان فرمائی ہے۔

مذکورہ حدیث اور اس کے ہم معنی دیگر احادیث وآثار کی وجہ سے اہل علم کی ایک جماعت نے بھی یہی فرمایا ہے۔ ان احادیث وآثار میں سے بعض حافظ ابن رجب رحمة اللہ علیہ نے ''جامع العلوم والحکم'' میں حدیث ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی شرح میں ذکر فرمائے ہیں جو شخص ان کو دیکھنا چاہے وہ اس کتاب کا مطالعہ فرمائے، واللہ اعلم۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص420

محدث فتویٰ